عشق و محبت کی حقیقت

اور شرعی حیثیت

مصنف

دانش آفتاب

محبت کیا ہے؟

یہ کیوں ہوتی ہے؟

شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

عشق و محبت کی حقیقت اور شرعی حیثیت

مصنف : دانش آفتاب

نام کتاب: عشق و محبت کی حقیقت اور شرعی حیثیت

مصنف: دانش آفتاب

طبع اول: فروری 2004

طبع دوم: ستمبر 2007

ناشر: الج[illegible]ی پبلشرز اینڈ پرنٹنگ پریس اسلام آباد

قیمت: ۴۰ روپے

فہرست مضامین

انتساب

اپنے استاد محترم ڈاکٹر اکرام الحق (سابق پرنسپل گورنمنٹ (پوسٹ گریجویٹ) کالج H-8 اسلام آباد) کے نام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللحد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین وعلی کل من تبعھم باحسان الی یوم الدین

اما بعد!

جنس کا انسانی زندگی میں بہت عمل دخل ہے۔بطور مسلمان ہمارے پاس اتنا علم ضرور ہونا چاہیے جس کی مدد سے ہم جنسی بے راہ روی سے بچ سکیں۔عشق معشوقی ہمارے معاشرے میں روز بروز بڑھتی جا رہی ھے اس ہی بات کے پیش نظر میں نے یہ رسالہ قلم بند کیا ہے تا کہ نوجوان نسل اس بارے میں شرعی احکامات سے واقف ہو سکے۔

میں نے اس کتاب میں زیادہ تر حوالہ جات علامہ ابن جوزیؒ کی کتاب "تلبیس ابلیس "اور "ذم الھویٰ "سے دیے ہیں اس کی وجہ شائد یہ ھے کہ جن جن موضوعات کی مجھے تلاش تھی وہ ان میں موجود ہیں۔

علامہ ابن جوزیؒ (چھٹی صدی ہجری کے) ایک مشہور عالم دین، محدث، اور فقیہ تھے۔ آپ نے ایک ہزار سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں۔ اور ۹۸۵ علماء سے علم دین حاصل کیا۔ اپنے بارے میں آپؒ فرماتے ہیں کہ" زمانہ طالب علمی میں میں نے تقریباً بیس ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا"۔

میرے خیال میں علامہ کی جو کتاب بھی ہے اس کے ایک ایک ورق سے ایک ایک کتاب بنائی جا سکتی ہے۔آپ کا شمار معتبر ترین شخصیات میں ہوتا ہے۔

Danish Aftab

8/02/2004

پیش لفظ

عشق مجازی یا محبت غیر حقیقی پر محققین نے بڑی تحقیق کی ہے اور بہت سی کتابیں بھی لکھی گئی ہیں۔یہ ایک ایسا باب ہے جس پر میری رائے کے مطابق مزید کام ہونا چاہئے کیونکہ ہمارے معاشرے میں عشق مجازی کا زہرنوجوان نسل میں دانستہ پھیلایا جارہا ہے اس سلسلے میں بہت کچھ ہورہا ہے ،ہمارا میڈیا نوجوان نسل کو گمراہیوں کی جانب دھکیل رہا ہے۔ عشق مجازی کا میٹھا زہر فلموں، ڈراموں، رومانی ادب اور جدید انٹرنیٹ کے ذریعے امت مسلمہ کی شہ رگ(نوجوان نسل)میں انجیکٹ کیا جارہا ہے۔ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے امت مسلمہ کے نوجوانوں کو اس کے بھیانک نتائج سے آگاہ کرنے کے لئے میں نے اپنی سی ایک کوشش کی ہے۔تصنیف کے میدان میں میں ابھی طالب علم ہوں۔میری اس کتاب میں یہ کوشش رہی ہے کہ دقیق الفاظ اور ثقیل زبان کی بجائے آسان سے آسان الفاظ استعمال کروں تاکہ معاشرے کی اصلاح کا مقصد پورا ہوسکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس فتنے سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

دانش آفتاب

اسلام آباد

محبت

جب ہم محبت کی بات کرتے ہیں تو مختلف اصطلاحات ہمارے سامنے آتی ہیں۔ مثلاً ماں کی محبت' بھائی بہنوں کی محبت' دوستوں کی محبت' انسانیت سے محبت' ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے محبت' سچی محبت' جھوٹی محبت' جنسی محبت وغیرہ وغیرہ۔ جس محبت کی میں یہاں بات کر رہا ہوں یا جس پر آگے چل کر بحث ہو گی اس کے لئیے عموماً عشق مجازی کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ یعنی ایک لڑکے کا کسی نا محرم لڑکی سے محبت کرنا یا ایک لڑکی کا کسی لڑکے سے محبت کرنا' لیلیٰ مجنوں' ہیر رانجھا اور سسی پنہوں وغیرہ کی داستانیں اسی محبت کی مثالیں ہیں۔

ماں باپ کی اپنے بچے سے محبت:

اس محبت سے سب واقف ہیں کہ والدین اپنے بچے سے محبت کرتے ہیں اور اولاد اپنے والدین سے محبت کرتی ہے۔ دین اسلام نے اس محبت کو انسان کی بقاء قرار دیا ہے۔ والدین اپنے بچے کی پرورش کرتے ہیں اس کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہیں اور اس کی پرورش کر کے اسے ایک بہتر انسان بناتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو نسل انسانی آہستہ آہستہ ختم ہو جائے۔

بھائی بہنوں کی آپس میں مخبت:

اس محبت سے بھی ہم اچھی طرح واقف ہیں۔ بھائی بہنوں کی آپس کی محبت کو اچھی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ہر مذہب اس محبت کی قدر کرتا ہے۔ اگر بہن بھائیوں میں آپس میں محبت نہ ہو تو ہر کوئی اسے برا

سمجھے گا۔

انسانیت سے محبت:

یعنی ایک انسان کا دوسرے انسان کی قدر کرنا' اس کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنا اس کی خوشی کو اپنی خوشی سمجھنا۔ جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہی دوسرے انسان کے لئے پسند کرنا۔ یہ سب انسانیت سے محبت کی مثالیں ہیں۔ اسلام نے اس محبت کو ضروری قرار دیا ہے یعنی تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ انسانیت سے محبت کریں ' فلاحی کاموں میں حصہ لیں اور ایک دوسرے کا ادب و احترام کریں' ایک دوسرے کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کریں۔ کسی انسان کی تکلیف کو دور کرنا یا اس کے ساتھ عدل و انصاف کرنا اسلام کی نظر میں ایک اچھا کام ہے اور اللہ تعالیٰ نے آخرت میں ان کاموں کے بدلے اجروثواب کا وعدہ کیا ہے۔

مسلمانوں کی آپس میں محبت:

اسلام نے تمام مسلمانوں کے لئے یہ واجب کردیا ہے کہ وہ ضرورت پڑنے پر دوسرے مسلمانوں کی مدد کریں۔ ایک دوسرے کی عزت و آبرو کا خیال رکھیں۔ دوسرے مسلمانوں کی ماں بہن کی آبروریزی نہ کریں۔ حقوق انسانی اور خاص طورپر حقوق نسواں کا خیال رکھیں۔

انسانیت سے سب سے زیادہ محبت کرنے والا شخص:

حضورﷺ وہ ہستی ہیں جنہیں پوری انسانیت سے سب سے زیادہ محبت تھی یعنی قیامت تک کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوسکتا جس کی محبت حضورﷺ کی انسانی محبت سے زیادہ ہو۔ آپﷺ اپنی امت کے

لئے رو رو کر دعائیں مانگتے تھے اور ان کے لئے فکر مند رہتے تھے ۔ اگر انسانوں یا انسانیت سے محبت کی کوئی حد ہے تو وہ حضورﷺ کی زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ وہ محبت کیسی تھی، اس کی کیا ماہیت تھی اور کس محبت کی اسلام نے اور حضورﷺنے ترغیب دی ہے۔

عشق مجازی:

کسی لڑکے کا کسی لڑکی پر عاشق ہو جانا یا کسی لڑکی کا کسی لڑکے کی محبت میں گرفتار ہو جانا عشقِ مجازی کہلاتا ہے ۔ یہ محبت عموماً جوانی میں ہوتی ہے اور ہر وہ انسان جس میں کوئی جنسی کمزوری یا کوئی ذہنی معذوری نہ ہو اپنی زندگی میں ایک یا ایک سے زائد بار اس تجربہ سے گزرتا ہے ۔

اس محبت کی علامات:

اس محبت کی عام علامات یہ ہیں کہ محبوب کو دیکھ کر دل کی دھڑکن کا تیز ہو جانا، سکون ملنا ، انتہائی خوشی کا احساس ہونا، بہت زیادہ Excited ہونا ،بے تابی کا پیدا ہونا، محبوب کے قریب سے قریب تر جانے کا دل چاہنا اس کے ساتھ چلنے پھرنے سے خوشی اور سکون کا محسوس ہونا، محبوب کے خیالوں میں کھوئے رہنا وغیرہ وغیرہ۔ اس محبت میں گرفتار شخص اپنے محبوب کو دنیا کی قیمتی ترین چیز سمجھتا ہے اس محبت کی وجہ سے دوسری محبتوں کا ٹھکرانا اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے مثلاً وہ اپنے محبوب والدین ، بہن بھائیوں اور رشتے داروں سے زیادہ اپنے محبوب کو اہمیت دیتا ہے ۔ اپنے محبوب کو خوش کرنا اس کی زندگی کا اولین مقصد بن جاتا ہے ۔ مذہب اور معاشرتی اقدار کو وہ

ثانوی حیثیت دیتا ہے۔

محبت کے بارے میں مختلف نظریات:

اس محبت کے بارے میں لوگوں کے مختلف نظریات ہیں۔ کچھ لوگ اسے بہت ہی مقدس چیز سمجھتے ہیں اور کچھ لوگوں کے مطابق یہ ایک Undefineable اور انتہائی پراسرار چیز ہے۔ جس کو لفظوں میں بیان کرنا ان کے خیال میں ناممکن ہے۔ پاکستانی اور انڈین فلمیں اسی قسم کے نظریات لوگوں کے سامنے لاتی ہیں۔ اور لوگوں کی نظر میں عشق مجازی کو ایک مقدس جذبے کی صورت میں متعارف کرایا جاتا ہے۔

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ہماری نوجوان نسل مختلف ٹی وی ڈرامے ' گانے اور فلمیں دیکھ کر تیزی سے عشق مجازی کا شکار ہورہی ہے۔ ان کی نظر میں عشق بازی کرنا' نامحرم لڑکیوں سے خط و کتابت اور ان سے ملنا جلنا کوئی گناہ کی بات نہیں۔ اچھے خاصے مذہبی گھرانے کے لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے سے چکر چلانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے آج کل تقریباً ہر لڑکا کوئی نہ کوئی لڑکی پھنسانا ضروری سمجھتا ہے اور اگر کسی لڑکے کا کسی لڑکی سے اس قسم کا کوئی تعلق نہ ہو تو وہ اس کو ایک محرومی خیال کرتا ہے یہ سب کچھ کیا دھرا آجکل کی فلموں اور گانوں کا ہے میوزک اور گانے روز بروز بڑھتے جارہے ہیں جس سے نوجوانوں کی برین واشنگ (Brain Washing) کی جارہی ہے اور انہیں عشق مجازی کی طرف دعوت دینے کا کام بڑے زور و شور سے جاری ہے۔

اردو اور انگریزی ادب نے محبت کو انتہائی مقدس چیز کے طورپر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ان دونوں میں سے اگر عشق مجازی کو نکال دیا جائے تو محض بے ادبی رہ جائے گی۔ یعنی نوے فیصد باتیں محبت سے

شروع ہوتی ہیں اور محبت ہی پرختم ہوتی ہیں۔

محبت کی حقیقت:

محبت کیا ہے؟اس قسم کی محبت کی Definition ہم یوں کرسکتے ہیں کہ ایک لڑکے یا لڑکی کو کسی لڑکی یا لڑکے سے اس وقت محبت ہوتی ہے جب وہ اس کو دیکھے یا محسوس کرے اور اس کو دیکھنے یا محسوس کرنے سے شہوت (Sex) کی ایک لہر اس کے اندر پیدا ہو۔لیکن Sex کے اس حملہ کو وہ محسوس نہ کرسکے ،خوشی (Happiness)، بے تابی (impatience)اور (Excitment)یہ تمام جذبات مل کرشہوت یعنی سیکس کے اٹھتے ہوئے طوفان کو غیر محسوس بنادیتے ہیں اور انسان کو ایک تسکین سی ملتی ہے ۔جس کو ہم محبت کی پہلی دستک کہہ سکتے ہیں یعنی محبت انسان کے جنسی جذبہ کی ایک شکل کا نام ہے۔ مرد کی جنسی خواہش تو عموماً ہر خوبصورت لڑکی یا عورت کو دیکھ کر جوش میں آسکتی ہے اوراگر اس عورت اور لڑکی کا طور طریقہ اور لباس بھی بے ہودہ ہوتو مرد کی جنسی خواہش مزید متحرک ہو جاتی ہے ۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے اگر محبت Sex کی وجہ سے ہوتی ہے تو لڑکے کو ہراس لڑکی یا عورت سے محبت ہونی چاہئے جس کو دیکھ کر یا محسوس کر کے اس کی شہوت بیدار ہوتی ہے ۔لیکن اصل میں ایسا نہیں ہوتا محبت اس شخص سے ہو گی جس کو دیکھ کر یا محسوس کر کے جنسی تسکین اپنی انتہاء کو پہنچے ۔محبت کا شکار ہونے والا شخص شہوت کے اس حملے کو محسوس نہیں کرسکے گا یا ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ محسوس تو کرے گا لیکن ذرا مختلف انداز میں اسے یہ ادراک نہیں ہو گا کہ اس کی شہوت بہت زیادہ متحرک ہو گئی ہے اسے

جنسی تسکین کا احساس تو کم ہو گا لیکن خوشی اور Excitiment کا احساس زیادہ ہو گا پس محبت اور عام جنسی جذبہ میں فرق یہیں سے شروع ہوتا ہے ۔خالصتاً پیدا ہونے والے جنسی جذبات میں جنسی خواہشات جنم لیتی ہیں۔انسان کو صرف جسم کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور اس میں حیوانیت آجاتی ہے لیکن محبت جو کہ ایک خاص جنسی جذبہ ہے اس میں ایسا نہیں ہوتا محبت میں مبتلا ہونے والا شخص اپنے محبوب سے باتیں کر کے اسے دیکھ کر 'اس کے ساتھ رہ کراور کبھی اس کو سوچ کر جنسی تسکین حاصل کرتا ہے ۔اگر یہ سلسلہ مضبوط سے مضبوط ہوتا چلا جائے یعنی عاشق اور معشوق ایک دوسرے سے قریب ہوتے چلے جائیں تو ان کے اندر چھپی جنسیت سر اٹھانا شرو کردیتی ہے ۔عاشق کے اندر اپنے محبوب کے قریب سے قریب تر ہونے کی خواہش بڑھتی جاتی ہے ۔محبت کے متعلق مغربی فلاسفروں اور ماہرین کا یہ قول ہے کہ جسم سے جسم کا اختلاط(ٹچ) ہونے کے بعد محبت ختم ہو جاتی ہے اور جنسیت آ جاتی ہے۔یعنی شروع شروع میں ہم جس جذبہ کو محبت کا نام دے رہے ہوتے ہیں وہ خالصتاًجنسی جذبہ میں تبدیل ہو جاتا ہے اگرلڑکے اور لڑکی کے درمیان محبت کا رشتہ مضبوط ہوتا چلا جائے تو وہ جنسیت کے زیر اثر ایک دوسرے سے جنسی تعلق بھی استوار کرسکتے ہیں۔مغربی ممالک میں اس قسم کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے سے کھلے عام محبت رچاتے ہیں اور نتیجتاً پیدا ہونے والی اولاد اپنے باپ کے نام سے اکثرناواقف ہوتی ہے۔

محبت کی اس حقیقت کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ لڑکے لڑکیوں کا آپس میں محبت رچانا ایک غیر اسلامی فعل ہے ظاہری طور پر محبت

بری چیز نظر نہیں آتی لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ Sex کے زیر اثر ہوتی ہے **Love is nothing but it is an aspect of sex**

From the Article: Is what I'm Feeling Infatuation or Love?

عیسائی فلاسفر کی رائے :

جینیفر **Jennifer** ایک مغربی فلاسفر خاتون ہیں انہوں نے مبحت کے متعلق اپنی ایک ویب سائٹ بنائی ہے جس میں عشق کے متعلق یہ کہا ہے کہ جب ہم کسی پر فریفتہ (infatuated) ہوتے ہیں تو ایک نشہ (dopamine) تیزی سے ذہن میں امنڈتا ہے جس سے ہم اچھا محسوس کرتے ہیں ایک قسم کا کیمیکل **Norepinephrine** ذہن میں امنڈتا ہے اور "ایڈرینالین" کی پیدائش کا سبب بنتا ہے جس سے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ ایک دوسرا کیمیکل **Phenylethalimine** انتہائی خوشی پیدا کرتا ہے ۔غیر منطقی رومانی جذبات شائد **Oxytocin** کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں ۔ یہ ایک جنسی ہارمون ہے جو عورتوں میں لذت جماع (Orgasm) کو سگنل دیتا ہے اور جذباتی وابستگی پیدا کرتا ہے۔ یہ جنسی خواہش کو بیدار کرنے والا ایک ابتدائی ہارمون ہے۔

نو جوان نسل کا غلط تصور :

نوجوان نسل کا اس محبت کے متعلق غلط تصور یہ ہے کہ یہ ایک بہت ہی متبرک جذبے کا نام ہے فلموں اور ٹی وی ڈراموں نے ایسے نظریات کو بہت تقویت دی ہے ۔ان بے چارے نوجوانوں کی نظر میں یہ محبت بہت پاکیزہ تصور کی جاتی ہے ۔اس لئے شاید اسے سچی محبت کا نام بھی دیا جاتا ہے ان کے خیال میں یہ محبت بھی ماں بیٹے یا بہن بھائی کی محبت کی طرح کی کوئی اعلیٰ قسم ہے لیکن جب محبت کا اصل روپ ان کے سامنے آتا ہے تو یہ کہہ کر پیچھا چھڑاتے ہیں کہ یہ جھوٹی محبت ہے ۔

جنسی تعلیم اور مذہب سے ناواقفیت:

محبت کا پہلا تجربہ عموماًبارہ سے اٹھارہ سال کی عمر میں ہوتا ہے- بارہ تیرہ سال اگرچہ بہت چھوٹی عمر ہے لیکن یہ بات تحقیق سے ثابت ہے کہ اس عمر میں کسی لڑکے کو کسی لڑکی سے یا کسی لڑکی کو کسی لڑکے سے محبت ہوسکتی ہے اصل میں یہ وہ عمریں ہیں جن میں لڑکا یا لڑکی بلوغت کے تکمیلی مراحل میں ہوتے ہیں اور نئی نئی جوانی سر اٹھاتی ہے- اس عمر میں لڑکے اور لڑکی کی جنسی معلومات ہمارے معاشرے میں نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے ان پر یہ ادراک نہیں ہوتا کہ وہ محبت میں مبتلا ہوچکے ہیں- ان کی نظر میں تو یہ ایک انتہائی پاکیزہ جذبہ ہوتا ہے-وہ اس کو اچھی دوستی یا پیار و محبت کا نام تو دے سکتے ہیں لیکن ان کو یہ خیال نہیں آتا کہ یہ سارا جنس کا کھیل ہے -ہمارے ملک میں جنسی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے نوجوان تاریکیوں کی نظر ہو جاتے ہیں انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ محبت ایک غیر اسلامی فعل ہے وہ اس سے بچنے کی بجائے اسے اختیار کرتے رہتے ہیں اور بعض دفعہ جب محبت کا جھوٹا ناٹک ختم ہوتا ہے جسم سے جسم کا اختلاط ہوتا ہے اور تنہائی میسر آتی ہے تو لڑکا اور لڑکی محبت کے نشہ میں بہت ساری خذیں پھلانگ جاتے ہیں ہوش تب آتا ہے جب شیطان ان کو زنا جیسے فعل میں مبتلا کردیتا ہے - شروع شروع میں جس جذبہ کو پاکیزگی سے منسوب کیا جارہا ہوتا ہے وہ اپنی تمام تر ناپاکی کے ساتھ ان کے سامنے آجاتا ہے- محبت ایک جادو کی طرح انسان کو پاگل بناسکتی ہے اگر نوجوان نسل کی صحیح تربیت نہ ہواورانہیں اسلام اور جنس کی بنیادی تعلیم نہ دی جائے تو وہ بے راہ روی کا شکار ہو سکتے ہیں-

محبت کو طاری کرلینا:

گو محبت ایک غیر اختیاری فعل ہے اور یہ فطری چیز ہے جس طرح جنسی خواہش ایک فطری جذبہ ہے اس لئے اس کا شکار ہوجانا ایک عام بات ہے لیکن آجکل کے زمانے کی لڑکیاں اور خاص طور پر لڑکے محبت کا شکار نہیں ہوتے بلکہ دانستہ طور پر محبت کو اپنے اوپر طاری کرلیتے ہیں یعنی آبیل مجھے مار والی مثال صادق آتی ہے۔ اکثر یوں ہوتا ہے کہ لڑکے بازاروں یا محلوں کا چکر لگاتے ہیں اور ان لڑکیوں کی تلاش میں رہتے ہیں جو انہیں تھوڑی بہت لفٹ کرادیں۔

عموماً یوں ہوتا ہے کہ آپ بازار میں نکلے سامنے سے ایک لڑکی آئی آپ نے اس کی طرف ایک خاص انداز میں دیکھا اور اسے یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ آپ اس میں دلچسپی لے رہے ہیں اور اگر خدانخواستہ لڑکی نے بھی آگے سے ان بے باک نظروں کا خیر مقدم کیا تو پھر تو گویا نام نہاد محبت کا افتتاح ہو گیا۔ اگر لڑکی خوبصورت اور قابل قبول بھی ہوئی تو آپ تو مجنوں کی طرح اس کے گھر کے چکر کاٹیں گے۔ اگر حالات سازگار رہے اور اسباب بھی میسر آئے تو آہستہ آہستہ آپ اور وہ لڑکی ایک دوسرے کے قریب ہوتے چلے جائیں گے۔ نتیجتاً جنسی کشش اور جنسی کھنچاؤ میں اضافہ ہو گا ایک دوسرے کے قریب آنے اور ملنے کی خواہش روز بروز بڑھتی جائے گی۔ آخر کار آپ اور وہ لڑکی ایسی محبت میں گرفتار ہو جائیں گے جسے آپ نے خود اپنے اوپر طاری کیا ہے۔ ایک دوسرے کی طرف کھنچاؤ اور جھکاؤ جنسیت کے زیر اثر بڑھتا چلا جائے گا اور آپ دونوں بڑی خوشی سے اسے "محبت" سمجھ کر قبول کرلیں گے۔ اگر آپ کو اس سے خوبصورت کوئی اور لڑکی مل گئی تو آپ

پہلی والی لڑکی کو چھوڑ کر اپنی چاہتوں کا رخ اس کی طرف موڑ دیں گے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ لڑکی ہی کوئی دوسرا لڑکا تلاش کرلے۔ ایسی محبتوں کا انجام عموماً ایسا ہی ہوتا ہے۔

یوں آج کل کے لڑکے لڑکیاں محبت کا شکار ہونے کی بجائے خود اس کا شکار بنتے ہیں۔ اگر ان کی اچھی تربیت ہو اور دین و شریعت سے تھوڑی بہت واقفیت ہو تو وہ محبت کا شکار ہونے سے بڑی حد تک بچے رہیں گے۔

ہم جنس سے عشق بازی:

محبت کیونکہ جنس کے زیر اثر ہوتی ہے اس لئے اگر کسی میں ہم جنسیت پائی جائے یا پیدا ہو جائے تو وہ اپنے ہم جنس سے محبت کا شکار ہوسکتا ہے۔ یعنی لڑکے کا کسی لڑکے سے عشق ہو جانا یا کسی لڑکی کا کسی لڑکی سے عشق ہو جانا ہم جنسیت کے زیر اثر ہوتا ہے۔

ہم جنسیت کیوں پیدا ہوتی ہے؟

حکم حبیب الرحمن اپنی کتاب "جنسی زندگی کا انسائیکلو پیڈیا" میں لکھتے ہیں کہ ماہرین کا خیال ہے کہ انسان سن بلوغت تک پہنچنے میں تین طرح کی نفسانی لڑتوں سے ہمکنار ہوتا ہے (۱) استلزاز بالمثل یعنی ہم جنسی(۲) استلزاز بالنفس یعنی کسی شخص کا نفسانی رجحان خود اپنی ذات کی طرف ہو جیسے جلق یا استمنا بالید(۳) استلذاز بالضد، اس سے مراد ہے کہ کسی شخص کا نفسانی رجحان مخالف جنس کی طرف ہو یعنی لڑکے کا لڑکی کی طرف اور لڑکی کا لڑکے کی طرف، یہی فطری ہے۔

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بچہ سن بلوغت تک پہنچنے سے پہلے اپنے ہم

جنس کی طرف تھوڑا بہت جنسی رجحان رکھتا ہے یعنی شروع شروع میں ظاہر ہونے والی ہم جنسیت کی کوئی اصل نہیں۔ اس وقت ہونے والی ہم جنسیت کو ہم صحیح معنوں میں ہم جنسیت نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ وہ دورانیہ ہے جس میں بچہ کا Sex Behaviour اپنی تکمیل کو نہیں پہنچتا۔ لیکن بلوغت کے بعد بھی اگر کسی لڑکے یا لڑکی میں یہ رجحان رہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس میں ہم جنسیت پائی جاتی ہے۔ ہم جنسیت ایک غیر فطری چیز ہے جس کا پایا جانا معاشرے کے لئے خطرناک ثابت ہوتا ہے۔

خود پیدا کردہ ہم جنسیت:

جنس کی طرف حد سے زیادہ متوجہ رہنے سے ہم جنسیت پیدا ہوسکتی ہے۔ اس قسم کی ہم جنسیت زیادہ تر مغربی ممالک کے لوگوں میں ہوتی ہے کیونکہ وہ جنسی تسکین کے نئے نئے طریقے نکالتے رہتے ہیں۔

ایک لڑکے کا ایک لڑکی کی طرف جنسی رجحان رکھنا یا ایک لڑکی کا لڑکے کی طرف جنسی رجحان ایک فطری جذبہ ہے۔ لیکن یہی فطری جذبہ ایک غیر فطری جذبہ یعنی ہم جنسیت کا اس وقت محرک بن جاتا ہے جب انسان جنس کی طرف حد سے زیادہ راغب ہو جائے یہ بالکل اسی طرح ہے کہ ایک آدمی اپنی بھوک ختم ہونے کے باوجود کھانے پر ڈٹا رہے ' کھانا کھانے کو حد سے زیادہ اہمیت دے ' اس کی یہ خواہش ہو کہ وہ وقتاً فوقتاً کھانے سے لطف اندوز ہوتا رہے ' اور اس کے باوجود بھوک میں کوئی کمی نہ آئے ' دل نہ بھرے بلکہ وہ نت نئے کھانوں کی طرف راغب رہے۔ حالانکہ وہ اپنی خوراک سے کہیں زیادہ کھا چکا ہے۔ جب کوئی آدمی

ایسی عادت ڈال لے گا تو لازماً اس کے جسم میں کچھ خراب باتیں پیدا ہوں گی کیونکہ وہ فطری تقاضہ یعنی بھوک کو پورا کرتے ہوئے کافی آگے چلا گیا ہے۔ بالکل اسی طرح جب کوئی شخص جنس پرستی کا حد سے زیادہ شکار ہو جاتا ہے اور جنسی خواہش کو ہر وقت بیدار رکھنے کی کوشش کرتا ہے، ہر بات میں جنس کا پہلو نکال لیتا ہے، گندی فلمیں دیکھتا ہے، گندی تصویروں اور گندے خیالات میں مگن رہتا ہے، آئے دن زنا کرتا ہے، اس کے باوجود یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کی یہ بھوک ختم نہ ہو یا اس کی شدت میں کوئی کمی آئے۔ ایسا شخص اپنے جنسی جذبات کو ابھارنے کی کوشش میں ہر وقت ملوث رہتا ہے۔ جب وہ تسلسل کے ساتھ ایسے کام کرتا رہتا ہے تو آخر کار اس کی نظر اپنے ہم جنس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ اس کی گندی ذہنیت میں جنس کو متحرک کرنے کی ایک نئی variety سامنے آتی ہے۔ وہ اپنے ہم جنسوں کو گندی نظر سے دیکھنا شروع کردیتا ہے۔ پہلے تو وہ اپنی جنسی تسکین کسی لڑکی یا عورت سے پوری کرتا تھا لیکن اب اس کے پاس دو Verieties ہیں۔ ایک لڑکی اور دوسری لڑکا۔ جنس کی ایک نئی دنیا اس کے سامنے ہے، ایک نیا احساس اور ایک نیا جنسی تجربہ اسے دعوت گناہ دے رہا ہے۔ اب اس شخص کی شیطانی ذہنیت اس طرف متوجہ ہو جاتی ہے اور یوں یہ شخص دانستہ طور پر اپنے اندر ہم جنسیت پیدا کر لیتا ہے۔ بعض لڑکے اور پختہ عمر کے مرد اپنی جنسی خواہش اپنے ہم جنسوں سے اس لئے پوری کرتے ہیں کیونکہ ان کے لئے ایسا کرنا آسان ہے۔ ظاہر ہے ایک مرد کا ایک مرد کے ساتھ رہنے یا اٹھنا بیٹھنا کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ اسی بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ ایسی حرکات کرتے